بھوک کا ہتھیار اور کرنے کا کام!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

پاکستان کے حالیہ انتخابات ۸؍فروری ۲۰۲۴ء کو مکمل ہوگئے۔ بظاہر مرکز اور صوبوں میں حکومتیں بن گئیں، صدارتی انتخاب بھی ہوگیا، لیکن ابھی تک حکومتی اتحاد کے علاوہ کوئی سیاسی جماعت ان انتخابات سے مطمئن نظر نہیں آتی اور یہ اصطلاح اس بار عام ہوئی کہ فارم ۴۵ والے ہرا دیے گئے اور فارم ۴۷ والے حکمران بنا دیے گئے، کئی ایک کے نتائج تبدیل ہوئے اور ہار جیت کے نوٹیفکیشن بارہا کئی تبدیلیوں کے باوجود ابھی تک جاری ہو رہے ہیں۔ گویا نہ ہارنے والوں کو ابھی تک اپنی ہار کا یقین ہے اور نہ جیتنے والوں کو ابھی تک کوئی اطمینان ہے۔ دوسری طرف الیکشن کے بعد چند دن دہشت گردی میں وقفہ ضرور نظر آیا، لیکن پاکستان کی فورسز پر کئی مقامات پر دہشت گردانہ حملے پھر شروع ہوگئے، جس میں دو افسران کے علاوہ کئی ایک سپاہی جامِ شہادت نوش کر گئے۔

ادھر اندرونِ سندھ میں کچے کے ڈاکوؤں کا راج ہے، جو عوامی ٹریفک پر کئی بار فائرنگ کر چکے ہیں، کئی ایک ڈرائیوروں کو اغوا کیا، اور انہیں زدوکوب کے علاوہ ان سے بھاری تاوان بھی طلب کیے گئے۔ ایک اسکول ٹیچر جو کہ اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے، ان کو ڈاکوؤں نے قتل کر دیا، کچھ دنوں کے بعد ایک اور اسکول کے استاذ کو قتل کر دیا گیا۔ شنید یہ ہے کہ کچے اور پکے کے ڈاکو برملا اور بڑے دھڑلے سے یہ کہتے ہیں

کہ پولیس ہو یا کوئی اور فورس ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اس لیے کہ پولیس میں ہمارے آدمی موجود ہیں جو ہر کارروائی سے پہلے ہمیں اطلاع پہنچادیتے ہیں۔ دوسری طرف صرف کراچی میں دن دیہاڑے اسٹریٹ کرائم میں خوفناک حد تک اضافہ ہوگیا ہے۔ کئی ایک وارداتوں میں تو ڈاکوؤں نے مال لوٹنے کے ساتھ مظلوم شہریوں پر گولیاں چلادیں، جس سے وہ زندگی کی بازی ہار گئے۔ ان ڈاکوؤں سے گویا نہ اب جان محفوظ ہے اور نہ مال اور عزت وآبرو محفوظ ہے۔ ان حالات میں ملک میں امن وامان آئے تو کیسے آئے اور ملک معاشی طور پر مستحکم ہو تو کیسے ہو؟

حکومت بن جانے کے باوجود ابھی تک مہنگائی کے کنٹرول میں اور خورد ونوش کی اشیاء کی قیمتوں میں کوئی استحکام نظر نہیں آرہا اور یہ آبھی کیسے سکتا ہے، اس لیے کہ آئی ایم ایف سے ابھی پچھلا قرضہ لینے کے لیے ان کی کتنی سخت سے سخت شرائط مانی گئیں، جس کی بنا پر ہر چیز کی قیمت میں ہوشربا اضافہ ہوا اور ابھی پھر سے وزیر اعظم صاحب قوم کو خبردار اور تیار کررہے ہیں کہ اگلے تین سال کے لیے آئی ایم ایف کے قرض پروگرام میں جانے کے لیے ہمیں کئی سخت فیصلے کرنے پڑیں گے۔ پٹرول اور گیس کی قیمتوں میں جولائی سے ایک بار پھر مزید اضافہ کیا جارہا ہے۔ ان حالات میں تنخواہ دار اور دیہاڑی دار مزدور کہاں جائے؟ اور کرے تو کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

لگ یہ رہا ہے کہ بین الاقوامی مالی ادارے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اسلامی ملک ہونے اور غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی مدد ونصرت اور تعاون کی پاداش میں ان پر بھی بھوک کا ہتھیار مسلط کررہے ہیں، جیسا کہ غزہ میں تیس سے پینتس ہزار بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور بزرگوں کو بموں، گولیوں اور دوسرے ہتھیاروں سے شہید کرنے کے علاوہ زندہ بچ جانے والوں پر خوراک، پانی اور دوسری اشیائے ضروریہ کی ترسیل روک کر ان پر بھوک کا ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے۔ ایک برطانوی صحافی کے بقول رفح کے خیموں میں رہنے والوں کے لیے ایک کلو آٹے کی قیمت (وہ بھی اگر مل جائے تو) ۴۰ پاؤنڈ (پاکستانی ۱۴ ہزار سے زیادہ) ہے۔

اس پُر ہجوم شہر کے زیادہ تر لوگ پہلے ہی اسرائیل کی طرف سے ہونے والی شدید جارحیت اور خوفناک تباہی کی وجہ سے بے گھر ہوچکے ہیں، ہزاروں خاندان سڑکوں، اسکولوں اور ہسپتالوں کے صحن میں یا چوراہوں پر رہنے پر مجبور ہیں، ان کے پاس پناہ لینے کے لیے کوئی تہہ خانے نہیں، بھاگنے اور اسرائیل کی وحشیانہ بمباری سے چھپنے کو کوئی جگہ نہیں۔

غزہ شہر میں لوگ گھاس کھانے پر مجبور ہیں اور جانوروں کی خوراک سے روٹی بنا رہے ہیں۔

عالمی تنظیم آکسفیم نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ یہاں نسل کشی کا خطرہ بڑھ رہا ہے اور تقریباً تین لاکھ افراد اب بھی یہاں چار ماہ سے امداد سے تقریباً مکمل طور پر منقطع ہونے کے باوجود مقیم ہیں۔ مزید کہا کہ شمالی غزہ کے علاقے میں اب ہر طرف تباہ کن بھوک کا راج ہے، لوگ بیت الخلاء کا پانی پیتے ہیں اور جنگلی پودے کھاتے ہیں۔

امریکا، برطانیہ اور مغربی دنیا ایک طرف اسرائیل کو اسلحہ اور فوجی قوت مہیا کر رہے ہیں، دوسری طرف امریکا کا صدر جو بائیڈن اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کرانے کا معاہدہ کرانے کے لیے سلامتی کونسل میں قرارداد لے کر گیا ہے، جسے چین اور روس نے رفح پر حملے کا جواز پیدا کرنے کی کوشش قرار دے کر مسودہ ویٹو کر دیا۔ اخبارات کی خبروں کے مطابق غزہ میں جنگ بندی کی آڑ لے کر حماس کے خلاف سلامتی کونسل میں پیش کردہ امریکی قرارداد چین اور روس نے ویٹو کردی، الجیریا نے بھی قرارداد کی مخالفت میں ووٹ دیا۔ قرارداد میں امریکا نے سلامتی کونسل سے حماس کی مذمت کا مطالبہ کیا تھا۔ روس نے اپنے ردِعمل میں کہا کہ قرارداد کا مقصد رفح پر اسرائیلی حملے کے لیے جواز پیدا کرنا ہے۔ چینی مندوب نے اپنے سخت ردِعمل میں کہا کہ یہ قرارداد عالمی توقعات سے بہت نیچے ہے، امریکی مسودے میں جنگ بندی کے لیے جو شرائط درج کی گئی ہیں، وہ فلسطینیوں کو قتل کرنے کے لیے گرین سگنل دینے کے مترادف اور ناقابلِ قبول ہیں۔ قرارداد ویٹو ہونے کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ امریکا ساتھ دے یا نہ دے، اسرائیلی فوج رفح پر حملہ ضرور کرے گی۔

ان حالات میں عوام الناس کے بس میں جو کچھ ہے، وہ یہ ہے کہ اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں کی دامے، درمے، قدمے، سخنے، مدد و نصرت اور تعاون کے ساتھ ساتھ ہر پاکستانی اپنے ان مظلوم بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھنے کے علاوہ اپنے ملک کی خوشحالی، سلامتی، استحکام اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ بنانے کی خلوص کے ساتھ دعائیں مانگے، اس لیے کہ آج کے مادی دور میں خدا تعالیٰ سے مانگنے کی ضرورت کو یکسر فراموش کر دیا گیا ہے اور اچھے اچھے متدین لوگ بھی حق تعالیٰ سے مدد مانگنے پر اتنا اعتماد نہیں کرتے، جتنا کہ اپنی ظاہری تدابیر پر کرتے ہیں۔ کسی قوم کی کامیابی و کامرانی یا اس کی ذلت و ناکامی ارادۂ خداوندی اور خشیتِ الٰہی کے تابع ہے، قرآن کریم میں ہے:

’’إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔‘‘ (آلِ عمران:۱۶۰)

ترجمہ: ’’اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہاری مدد سے ہاتھ کھینچ لے تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے؟ اور اہلِ ایمان کو صرف اللہ بھروسہ کرنا چاہیے۔‘‘

آج مسلمان جن حالات سے گزر رہے ہیں، ایک طرف حکمرانوں کی بے حسی اور دوسری طرف مسلم عوام کا ہر جگہ استحصال۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف خلوص اور تضرع کے ساتھ دعاؤں کے ذریعہ متوجہ ہونا بہت ضروری ہے۔ ہم لوگ مجلسوں میں، ہوٹلوں میں یا دفتروں میں حالاتِ حاضرہ پر لایعنی اور بے مقصد تبصرے کرنے کے خوگر ہوگئے ہیں، حالانکہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ہمارے تبصرے حالات کی اصلاح کے لیے ذرہ برابر کارآمد نہیں، ان تبصروں کی بجائے اگر ہمارے وقت کا کچھ حصہ بھی دعا، انابت اور رجوع الی اللہ میں خرچ ہونے لگے تو حق تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوسکتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

’’وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دٰخِرِينَ‘‘ (المومن:۶۰)

ترجمہ: ’’اور کہتا ہے تمہارا رب: مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو، بے شک جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری بندگی سے، اب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہوکر۔‘‘

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ أجمعین

خوشخبری

اشاعتِ خاص شائع ہوکر منظرِ عام پر آچکی ہے

صفحات: 864 قیمت:1200

مکتبہ بینات

رابطہ نمبر (واٹس اپ) - ایزی پیسہ اکاؤنٹ
0341-3490550